



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 10-25/AIMS
December 19, 2025

فکر و نظر

جماعتِ اسلامی اور تحریکِ انصاف کا اتحاد ملک میں فوجی مداخلت کو کم کرنے والا ایک مؤثر سیاسی
متبادل بن سکتا ہے۔

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Jamaat-e-Islami, Pakistan Tehreek-e-Insaf, civil-military relations, parliamentary

Keywords: military business interests, media framing, intelligence agencies

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

کے مل کر کام کرنے کی سیاسی معنویت اس لیے قابلِ توجہ ہے کہ ایک مضبوط شہری (پی ٹی آئی) اور پاکستان تحریکِ انصاف (جی آئی) جماعتِ اسلامی کے ساتھ جوڑ دے (کی انتخابی کامیابی 2018 جیسا کہ پی ٹی آئی کی) کو عوامی مقبولیت (جیسے جماعتِ اسلامی) جو منظم نظریاتی ڈھانچے — اتحاد فیصد 31.82 کے عام انتخابات میں پی ٹی آئی نے قومی سطح پر تقریباً 2018 پارلیمانی نگرانی، شفافیت اور سول کنٹرول کے مطالبات طے کر سکتا ہے۔ Wikipedia عام رائے حاصل کر کے سب سے زیادہ نشستیں حاصل کیں، جو اس بات کی علامت تھی کہ عوامی مقبولیت کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

دونوں عناصر کا — میں قابل ذکر نشستیں لے کر شہری تنظیمی قوت دکھائی (2023 جنوری) اسی طرح جماعت اسلامی نے کراچی کے مقامی انتخابات اتحاد ایک مضبوط شہری بلاک تشکیل دے سکتا ہے جو قومی سلامتی اور خارجہ پالیسی پر پارلیمانی احتساب کا مطالبہ کرے۔

پاکستان کی فوجی قیادت روایتی طور پر دفاع اور خارجہ امور میں ایک مستحکم اور خود مختار رول برقرار رکھنا چاہتی ہے؛ اس تناظر میں وہ ایسی سیاسی تشکیل سے (جنرل آصف علی زرداری کے وقت کے واقعات کے بعد) 1958 محتاط رہتی ہے جو ان شعبوں میں پارلیمانی یا سول کنٹرول بڑھائے۔ ماضی میں جیسی فوجی مداخلتوں نے دکھایا کہ جب ایک مضبوط، متحد شہری (جنرل پرویز مشرف کا اقتدار) 1999؛ اور (جنرل ضیاء الحق کا مارشل لا) 1977 طاقت ابھرتی نظر آئے تو فوج نے سیاسی منظر نامے میں براہ راست یا بالواسطہ کردار ادا کیا۔ یہ تاریخی حقائق اس لائحہ عمل کی جڑیں واضح کرتے ہیں جن کی بنا پر فوجی اشرفیت نے ریاستی پالیسیوں میں مستقل اثر و رسوخ برقرار رکھا۔

اکثر اسی طرز کے سیاسی منظر نامے میں زیادہ اطمینان محسوس کرتے ہیں جو نسبتاً غیر متحدہ، (مثلاً آئی ایس آئی، ایم آئی) انٹیلی جنس اور حفاظتی ادارے خاص طور پر جب وہ شہری — پیشگوئی کے قابل، اور جارحانہ اندرونی یا بیرونی چیلنجوں کی صورت میں توازن برقرار رکھے۔ ایک متحد شہری بلاک ان اداروں کے اثر و رسوخ کو کم کر سکتا ہے، اس لیے سیاسی انجینئرنگ اور ربط کار کا رجحان ابھرتا — نگہداشت اور خارجہ پالیسی پر واضح مطالبات کرے۔ سیاسی انجینئرنگ کی روایت کو دستاویزی "انگ میک" ہے۔ یہ نقطہ نظر مختلف تحقیقاتی رپورٹس اور پالیسی اسٹڈیز میں بار بار سامنے آیا ہے جو پاکستان میں بنیاد دیتی ہیں۔

Fauji Foundation، Army Welfare Trust، Bahria Foundation کی معیشت اور زمین و اثاثوں میں قابل ذکر پوزیشن رکھتی ہیں؛ پارلیمانی شفافیت — Foundation، Shaheen Foundation کے پارلیمانی جوابات اور تحقیقی مطبوعات میں فوجی فلاحی 2016 مالیاتی آڈٹ کا مطالبہ ان اداروں کے اقتصادی مفادات کو براہ راست متاثر کر سکتا ہے۔ اداروں کے تحت متعدد پروجیکٹس اور کمپنیوں کا تذکرہ پایا جاتا ہے؛ اس نے تسلیم شدہ یا زیر تحقیق انداز میں فوجی معاشی دائرہ کار کی وسعت واضح کی ہے۔ یہی کارپوریٹ و مالیاتی شعبے اتحادی شہری جماعتوں کی طرف سے کھلے حساب کتاب یا اثاثہ جاتی جانچ پڑتال کے خلاف مزاحمت کی ایک اہم وجہ بنتے ہیں۔

تیز پراسیس، بڑے پیمانے پر گرفتاریاں، عدالتی راستوں / اور قانونی (روایتی سیاسی جماعتیں، میڈیا مالکان، بعض تجزیہ کار) پرو اسٹیبلشمنٹ سیاسی عناصر کی Imran Khan کے واقعے کے بعد 2023 مئی 9 کے ذریعے اتحاد کی عملی قوت کو کم کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر (ٹیرازم چارجز - اینٹی اس گرفتاری — گرفتاری اور اس کے نتیجے میں ملک بھر میں ہونے والی متعدد گرفتاریاں اور مقدمات نے تحریک انصاف کی تنظیمی صلاحیت پر بڑا اثر ڈالا اور احتجاجی لہر کے تناظر میں سیکیورٹیاں یا ہزاروں افراد کی حراست کی خبریں بین الاقوامی خبر رساں اداروں نے رپورٹ کیں۔ یہ پیٹرن دکھاتا ہے کہ ہنگامی اور قانونی طریقے کس طرح کسی ممکنہ اتحاد کے عملی امکانات کو محدود کر دیتے ہیں۔

سینئر بیورو کریٹس، پروکیورمنٹ کے سربراہ اور ادارہ جاتی ایڈمنسٹریٹر وہ طبقات ہیں جو بڑے پیمانے پر شفافیت یا مضبوط پارلیمانی آڈٹ سے براہ راست متاثر کو کم کرتی ہیں؛ اس لیے یہ داخلی کرپشن ہوں گے۔ پارلیمانی آڈیٹ کمیٹیوں، شفاف تقرریاں اور پبلک پروکیورمنٹ میں سختی ان افراد کے روایتی مزاحمت بھی کسی بڑے جمہوری اتحاد کے راستے میں ایک عملی رکاوٹ بن سکتی ہے۔

پاکستانی میڈیا کے بڑے گروپس اور چند بااثر تجزیہ کار کبھی کبھار سیاسی فاصلوں کو بڑھا چڑھا کر رپورٹ کرتے یا پھیلانے کا ذمہ دار ٹھہرائے جاتے رہے جی-PTI ہیں؛ رپورٹرز آؤٹ بارڈرز اور مقامی میڈیا مانیٹرز نے بھی پاکستان میں میڈیا امتیاز اور ملکیتی کنسولیدیشن کی نشان دہی کی ہے، جو کسی بڑے اتحاد کی خبروں کو مخصوص فریم میں گھسیٹ کر عوامی تاثر بدل سکتی ہے۔

پاکستان میں سیاسی استحکام کو ترجیح دیتے ہیں؛ وہ ایک ایسے نئے شہری اتحاد کے بارے میں محتاط (بڑے ممالک، خلیجی ریاستیں) بعض سفارتی شرکت دار رویہ اختیار کر سکتے ہیں جو فورسز کے روایتی خارجہ یا دفاعی ہاتھوں میں مداخلت کے محرک ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بیرونی سفارتی دائرے میں بھی سیاسی ترجیحات اتحاد کے حق میں یا مخالفت میں کام کر سکتی ہیں۔

جیسے لمحات میں شدید 1999 اور 1977، 1958 تاریخی شواہد یہ ظاہر کرتے ہیں کہ فوجی یا بیورو کریٹک اثاثے یک دم ختم کرنے کی کوششیں رد عمل کو جنم دے چکی ہیں؛ لہذا اصلاحات مرحلہ وار، قانونی اور شواہد پر مبنی ہونی چاہئیں تاکہ قومی امن وامان اور ادارہ جاتی استحکام متاثر نہ ہوں۔

پارٹیکلر حکمت عملی اور مواصلاتی انداز اختیار کرتا ہے، جبکہ جماعت اسلامی کا (جیسی کاریزمائی شخصیت Imran Khan) محور۔ پی ٹی آئی کالیڈر مختلف طریق کار اور پالیسی ترجیحات رکھتا ہے۔ یہ فرق (سمیت نیٹ ورکس Islami Jamiat-e-Talaba) شوریٰ مبنی اور تنظیمی ڈھانچہ مگر مذاکرات، ٹیکنیکل ڈیلز اور واضح — نشستوں کی تقسیم، امیدواروں کے انتخاب، پیغام رسانی اور تحریک انتظامی ڈسپلن میں اختلافات پیدا کرتے ہیں کے خیر پختہ نچو کے تجربے نے سکھایا، جہاں 2013-2018 جیسا کہ) شیرنگ میکانزم کے ذریعے یہ فرق کسی حد تک منظم کیا جاسکتا ہے۔ سیٹ (اتحاد کے فوائد اور حدود دونوں سامنے آئے

خصوصاً جب وہ مقامی — خلافت، جماعت اسلامی اور تحریک انصاف کا اتحاد وقتی اور سیاسی طور پر ملک کے لیے با معنی تبدیلی لانے کی صلاحیت رکھتا ہے حکومتوں میں شفافیت، پارلیمانی احتساب اور معاشی شفافیت کو اپنے ایجنڈے میں شامل کرے۔ البتہ یہ اتحاد فوجی اور بیورو کریٹک مزاحمت، فوجی کاروباری مفادات، میڈیا فرہنگ، اور قانونی دباؤ کی وجہ سے پیچیدہ ہے؛ اس لیے اس کا نفاذ ایک محتاط، مرحلہ وار اور قانونی ڈیزائن کے مطابق ہونا چاہیے، جو کہ تاریخی اندازوں اور ادارہ جاتی حقیقتوں کی روشنی میں انجام پائے۔

Reference:

- Haqqani, H. (2018). *Pakistan: Between mosque and military*. Carnegie Endowment for International Peace.
<https://carnegieendowment.org>

- Nasr, S. V. R. (1994). *The vanguard of the Islamic revolution: The Jama'at-i Islami of Pakistan*. University of California Press.
<https://www.ucpress.edu>
- International Crisis Group. (2018). *Pakistan's elections: What next?*
<https://www.crisisgroup.org>
- Wikipedia. (2024). *Pakistan Tehreek-e-Insaf*.
https://en.wikipedia.org/wiki/Pakistan_Tehreek-e-Insaf
- Wikipedia. (2024). *Jamaat-e-Islami Pakistan*.
https://en.wikipedia.org/wiki/Jamaat-e-Islami_Pakistan
- Rashid, A. (2022). Civil–military imbalance in Pakistan. *Journal of Asian Studies*.
<https://www.cambridge.org>
- Siddiq, A. (2017). *Military Inc.: Inside Pakistan's military economy*. Pluto Press.
<https://www.plutobooks.com>
- Reporters Without Borders. (2023). *Pakistan media freedom report*.
<https://rsf.org>
- Al Jazeera. (2023). Pakistan political unrest after May 9 events.
<https://www.aljazeera.com>
- Dawn News. (2023). Civilian oversight and political engineering in Pakistan.
<https://www.dawn.com>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پبلٹ فارمز پر بطور اشارتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشارتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.

License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
